★ سفر امریکہ کے تاثرات

حکیم الاسلام قاری محمد طیب مہتمم دارالعلوم دیوبند

دیوبند (بذریعہ ڈاک) حکیم الاسلام مولانا قاری محمد طیب صاحب دامت برکاتہم دارالعلوم دیوبند کے سفر امریکہ و یورپ سے واپسی پر طلباء دارالعلوم نے ۸ دسمبر کو دارالحدیث فوقانی میں ایک نہیں مقدمی اجلاس منعقد کیا۔ حضرت حکیم الاسلام مدظلہ نے سفر کے تاثرات پیش کرتے ہوئے فرمایا :-

بزرگان محترم! برادران عزیز طلباء۔ آپ حضرات نے اپنے ناکارہ خادم کو یاد فرمایا۔ یہ آپ کی محبت اور اخلاص کا داعیہ ہے۔ انگلستان و امریکہ کے طویل سفر سے مراجعت پر آپ کے والہانہ جذبات غیر معمولی تعلق و محبت کی علامت ہیں۔ ۳۵،۰۰۰ ہزار میل کی مسافت طے کر کے وطن واپس ہوا۔ امریکہ کا رقبہ ہندوستان سے تین گنا بڑا رقبہ ہے۔ ایک شہر سے دوسرے شہر کا فاصلہ ہزار ہا میل متجاوز ہوتا ہے۔ ان کا سفر عام طور سے ہوائی جہاز سے کیا جاتا ہے۔ امریکہ میں نیویارک۔ شکاگو اور پھر واشنگٹن جانا ہوا۔ پھر انگلستان ایک حادثہ کے سبب جانا ہوا۔ بذریعہ فون حادثہ کی اطلاع ملی۔ ہمارے دارالعلوم کے دو فاضل محمد ابراہیم صاحب ڈیسائی اور مولانا محمد یعقوب صاحب اور دوسرے دو عالم اور ایک ڈرائیور پانچ نفر کار کے حادثہ میں شہید ہوئے ہیں وہاں پہنچا ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور پسماندگان سے اظہار تعزیت کیا۔

امریکہ اور یورپ میں جو دیکھا وہ تمدن کے نام پہ مادیت پسندی کا فروغ دیکھا۔ زندگی کے سارے معمولات مشینوں کے ذریعہ پوری کرنے کی کوشش کی گئی ہے حتیٰ کہ بیت الخلاء میں پانی لینے کے لئے اور دوسری ضرورتوں کے لئے مشین کی مدد لی جاتی ہے۔ بیت الخلاء میں قالین ہوتے ہیں۔ ان قالینوں پر جھاڑو مشینوں کے ذریعہ دی جاتی ہے۔ ان کی دھلائی اور صفائی مشینیں کرتی ہیں۔ مکانات کی زیبائش و آرائش بھی انتہا کو پہنچی ہوئی ہے۔ ۵۰،۶۰ منزلہ مکانات ہیں بعض بلڈنگیں ۱۲۰ منزل کی ہیں۔ ان منزلوں پر لفٹ کے ذریعے چڑھتے ہیں۔

لوگوں نے تمدن کی بابت سوال کیا۔

میں نے کہا کہ تمدن اب انتہا کو پہنچ چکا ہے۔ اب تو اس کے زوال اور تنزلی کی منزل ہے۔ اگر راحت پسندی کو مقصد حیات بنا چکے ہیں تو یہ چیز تعطل اور بیکاری کا ذہن بناتی ہے۔ استعجال اوقات اور افزائش دولت بھی تمدن کے نام پر اپنا رنگ دکھا رہی ہے۔ انسانی شرافت اور اخلاقی قدریں پامال ہو رہی ہیں۔ بیگانگی خود غرضی اور نفس پرستی کو فروغ مل رہا ہے۔

ایک سیمینار میں مجھ سے ان چیزوں کا حل معلوم کیا گیا۔ میں نے کہا اسلامی تعلیمات اور اخلاقیات کو مشعل راہ بنا کر انسانی خدمت کا جذبہ پیدا کیا جائے۔ وعظ و تلقین وقتی چیزیں ہیں۔ ان کے اثرات عموماً دیرپا نہیں ہوتے تعلیم و تربیت اصلاح نفس کا مؤثر ذریعہ ہے۔ آپ اپنے نوجوانوں کو دارالعلوم دیوبند اور دوسرے علمی دینی اداروں میں بھیجیں تاکہ وہ علم دین سے آراستہ ہو کر اپنے علاقوں میں دعوت و ارشاد کا فریضہ انجام دے سکیں مولانا نذیر احمد صاحب پالنپوری اور جناب صوفی عبدالرحمن صاحب جو بمبئی میں رہتے ہیں۔ اپنے اپنے علاقوں میں دین کو فروغ دینے میں بڑی جانفشانی کی۔ مصیبتیں اٹھائیں اور حق کی خاطر اہل ضلالت سے نبرد آزما رہے۔ ماشاء اللہ آج پالن پور۔ احمد آباد اور دوسرے علاقوں میں مدارس اور دینی مراکز قائم ہو چکے ہیں۔ اور اسلامی تعلیمات کو فروغ مل رہا ہے۔ آپ اپنی نسلوں کو اگر ہندو پاک اور ایشیا کی دوسری درسگاہوں میں بھیجا تو انشاء اللہ ایک دہائی سے قبل آپ کا علاقہ علوم نبویہ کے انوار سے جگمگا اٹھے گا۔ اور پورا ماحول دینی اور اسلامی بن جائے گا۔ آپ اپنی نسلوں کی تعلیم و تربیت کا فریضہ پورا کریں۔ اس مجلس میں مختلف لوگوں نے اپنے نوجوانوں کو دینی درسگاہوں میں بھیجنے کا عزم ظاہر کیا۔ اور توقع ہے کہ امریکہ و یورپ کے مسلم نوجوان ہماری درسگاہوں میں آکر تحصیل علم کریں گے۔

حضرت حکیم الاسلام نے تمدن کے بارے میں اسلامی نظریہ کی وضاحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ تمدن کوئی بری شے نہیں۔ وہ تمدن مذموم ہے جس کی بنیاد نفسیات اور خود غرضی پر ہے۔ اور جو انسانیت کو مادیت کا غلام بنائے وہ تمدن جس کی بنیاد اخلاقیات اتحاد۔ ایثار تعاون باہمی اور خدمت خلق پر وہ قابل ستائش ہے۔ اسلام نے اسی تمدن کی تعلیم دینی ہے اور اسلام کے علمبرداروں نے ہر دور میں اس تمدن کو قائم کرنا اپنا مشن بنایا ہے۔ مسلم مفکرین اور فلاسفہ نے انسانوں کی راحت و فلاح کے لئے بہت سی چیزوں کو ایجاد بھی کیا۔ ترقی انسان کی شرکت اور فطرت میں ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر آج تک ہر دور کے انسانوں نے اپنے زمانہ کے مقتضی اور ماحول کے مطابق ترقی کی۔ امریکہ کی ایک خاتون نے (اندلس کا ماضی وحال) نام سے ایک کتاب لکھی جس میں بتایا کہ تقریباً ۵۰، ۶۰، ایجادات مسلمانوں کی ہی سائنسی ترقیات میں مسلمانوں کا بھی بڑا حصہ ہے۔ روسی سائنسدانوں نے کہا ہے کہ چاند پر پہنچنے کا تخیل ایک مسلم فلاسفر کی کتاب سے ہمیں ملا۔ اور ہم چاند پر پہنچے۔

ہمارے طلبہ کو خدمت اسلام کے لئے علوم اسلامیہ میں مہارت پیدا کرنی چاہیئے۔ تزکیہ نفس اور اصلاح باطن کی طرف پورا دھیان دینا چاہئے۔ علوم میں کمال حاصل کئے بغیر ہم اپنی انفرادی و اجتماعی زندگی کے تقاضوں کو پورا نہیں کر سکتے۔ آپ نے فلسفہ کی کتابوں میں تہذیب اخلاق۔ تدبیر منزل اور سیاست مدن پڑھا ہے۔ فلاسفہ نے یہ نظریہ شریعت مطہرہ کی تعلیمات سے اخذ کیا ہے۔ شریعت نے مکارم اخلاق پر زور دیا ہے۔ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ :-

"میں مکارم اخلاق کی تعلیمات کے لئے بھیجا گیا ہوں"۔

پیغمبر اسلام کی تعلیمات تہذیب اخلاق کا سرچشمہ ہیں۔ شریعت نے تدبیر منزل کا پروگرام پیش کیا ہے۔ آج کی سیاست گندی سیاست ہے جس میں مکر و فریب اور دغا و ظلم لازمی عناصر کا درجہ رکھتے ہیں۔ شریعت نے سیاست مدن کا جو پروگرام پیش کیا وہ خشیت الٰہی، عدل و انصاف اور خدمت خلق کے فارمولے پر مبنی ہے۔

آپ حضرات جس علم کی تحصیل میں لگے ہوئے ہیں اس کا تقاضا یہ ہے کہ آپ انبیاء کرام کے مشن کو سمجھیں اور ان کے نقش قدم پر چل کر اللہ کے دین کو پھیلائیں۔ دعوت ارشاد کا فریضہ انجام دینے کی صلاحیت علوم نبویہ میں پختگی پیدا کرنے کے بعد حاصل ہوگی۔ ہمارے اکابر اپنا سب کچھ علم پر قربان کر دیتے تھے علم کی شرط بھی یہ ہے کہ آپ اگر اس کو سب کچھ دیں گے تب وہ اپنا کچھ حصہ آپ کو دے گا۔

بقیہ ص ۴۰

اور اللہ کا دین سرسبز و شاداب ہوگا۔ تمہیں وہ حدیث یاد کرنی چاہیئے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو رخصت کر رہے ہیں یمن کے لئے۔ اور ساتھ ساتھ چل رہے ہیں اور فرما رہے ہیں۔ یا علی لو یہدی بک۔ تیرے ذریعے ایک آدمی ہدایت پا جائے۔ سیدھا راستہ معلوم کرلے۔ تو سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔

بھائی! اللہ کے کسی بندے کو ہدایت مل جائے۔ راستہ مل جائے۔ کوئی ہدایت خدمت کے قابل ہو جائے تو بہت بڑی بات ہے۔ صدقہ جاریہ ہو سکتا ہے۔ اس لئے بھائی اللہ کے بندوں کی خدمت اور ہدایت اسے معمولی کام نہ سمجھو۔ یہ کروڑوں روپے کی دنیا کمانے سے ہزار درجہ زیادہ بڑا کام سمجھو۔ اور اس نعمت پر خدا کا شکر ادا کرو۔ اور اللہ کے دین کے لئے جو بھی اللہ توفیق دے اس سے پہلو تہی اور اعراض نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی مرضیات میں استعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور نفس و شیطان کے کید و مکر سے بچائے۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔